46857 ـ كيا فقراء كى مدد كے ليے فيملى فنڈ كميٹى كو زكاة دينى جائز ہے

سوال

ميرے پاس پانچ ہزار جنى (مصرى كرنسى) ہے، اور اس پر ڈيڑھ برس گزر چكا ہے، تو اس مال ميں كتنى زكاة واجب ہے؟
اور جب مال ميں سے پانچ ہزار باقى بچے اور اس پر سال گزر گيا ہو تو اس ميں كتنى زكاة واجب ہو گى؟
ہمارے ہاں خاندان ميں فيملى كميٹى كے نام سے ايك تنظيم ہے، اور ميں فقراء خاندان كے ليے كميٹى كو كچھ رقم ادا كرتا ہوں، مجھ سے اس كى ادائيگى ميں تاخير ہو گئى ہے تو كيا ميں اس كى ادائيگى زكاة سے كر سكتا ہوں كيونكہ يہ صدقہ جاريہ ميں شمار ہوتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سب تعريفيں اللہ تعالى كے ليے ہيں:

اول:

جس كے پاس اتنى رقم ہو جو زكاة كے نصاب تك پہنچتى ہو اور اس پر اسلامى سال بھى گزر جائے تو اس ميں زكاة واجب ہو جاتى ہے.

اور كرنسى ميں زكاة كا نصاب پچاسى گرام سونے يا پھر (595) گرام چاندى كى قيمت ميں سے جو قيمت بھى كم ہو اتنى رقم ہے.

ديكھيں: الشرح الممتع (6 / 103 ـ 104) اور مجموع فتاوى ابن عثيمين (18 / 248).

اس بنا پر آپ كے پاس پانچ ہزار كى جو رقم موجود ہے وہ نصاب كو پہنچتى ہے اور اس ميں زكاة واجب ہے.

دوم:

اور رہا اس ميں واجب ہونے والى زكاة كى مقدار كتنى ہے تو وہ دس كا چوتھاحصہ، يعنى اڑھائى فيصد (2.5 %) اور پانچ ہزار ميں سے زكاة كى مقدار ايك سو پچيس بنتى ہے.

سوم:

جب نصاب کی ملکیت پر ایك اسلامی سال (ہجری) گزر جائے تو فوری طور پر اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہو جاتی ہے، اور اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 186).

تو اس بنا پر آپ کا زکاۃ کی ادائیگی میں چھ ماہ کی تاخیر کرنا بہت بڑی کوتاہی ہے، اس سے توبہ کرنی واجب ہے، اور جتنی جلدی ہو اس مال کی زکاۃ ضرور ادا کریں.

چہارم:

آپ کا یہ کہنا کہ: (اور کیا جب رقم میں سے پانچ ہزار باقی بچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے)

اس کا جواب یہ ہے کہ: جب بھی سال گزرے اور آپ کے پاس نصاب کا مال موجود ہو اس میں زکاۃ واجب ہو گی، اور جب نصاب سے مال کم ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں، اور اگر پھر دوبارہ نصاب پورا ہو جائے تو اس میں پھر زکاۃ واجب ہو جائے گی، اور سال کا حساب اس وقت سے شروع ہو گا جب نصاب کو پہنچے.

پنجم:

اور رہا مسئلہ فیملی کمیٹی کو زکاۃ دینے کا اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ زکاۃ کے آٹھ مصارف ہیں جنہیں اللہ سبحانہ وتعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے التوبۃ (60).

اور فقراء و مساکین رشتہ داروں کو زکاۃ کی ادائیگی کرنا دوسروں کو زکاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسكين پر صدقہ كرنا صرف صدقہ ہى ہے، اور رشتہ دار پر دو ايك تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمى "

سنن نسائى حديث نمبر (2582) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح سنن نسائى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

لہذا فيملى كميٹى ميں زكاۃ ركھنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ آپ كميٹى كے خزانچى كو يہ بتا ديں كہ يہ زكاۃ كا مال ہے، تا كہ وہ اسے زكاۃ كے شرعى مصارف ميں خرچ كرے، جو مندرجہ بالا آيت ميں بيان ہوئے ہيں، تا كہ وہ فورى طور پر اسے ادا كرنے كى كوشش كرے.

واللہ اعلم .